Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۳۳۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم ہفتہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۵/۳۰	۱۱ ربیع الاول ۱۳۹۶ھ ؛ ۱۳ امان ۱۳۵۵ ہش ؛ ۱۳ مارچ ۱۹۷۶ء	نمبر ۶۰

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

تمام انبیاء علیہم السّلام کی بعثت کی اصل اور بنیادی غرض ایک ہی تھی

لوگ گناہوں سے نجات پاکر اور ہر قسم کی بدیوں سے بکلّی نفرت کر کے خدا ہی کے لئے ہو جاویں

"تمام انبیاء علیہم السّلام جو دُنیا میں آئے ہیں اگرچہ انہوں نے جو احکام دُنیا کو سُنائے وہ مبسوط اور مطول تھے اور بہت کچھ جزئیات بھی بیان کر دیں۔ اور تمام امور جو توحید، تہذیب، معاملات اور معاد کے متعلق ہوتے ہیں۔ غرض جس قدر امور انسان کو چاہئیں ان سب کے متعلق وہ ہر قسم کی ہدایتیں اور تعلیمیں لوگوں کو دیا کرتے تھے باوجود ان ساری جزئی تعلیموں اور ہدایتوں کے ہر ایک نبی کی اصل غرض اور مقصد یہ رہا ہے کہ لوگ گناہوں سے نجات پاکر اور ہر قسم کی بدیوں اور بدکاریوں سے بکلّی نفرت کر کے خدا ہی کے لئے ہو جاویں۔ انسانی پیدائش کی اصل غرض اور مقصد بھی یہی ہے کہ وہ خدا کے لئے ہو جائے اِس لئے انبیاء علیہم السلام کی بعثت کی غرض اسی مقصد کی طرف انسان کو رہبری کرنا ہوتا ہے تاکہ وہ اپنی گم گشتہ متاع اور مقصد کو پھر حاصل کر لے۔ گناہ اگرچہ بہت ہیں اور ان کے بہت سے شعبے اور شاخیں ہیں یہاں تک کہ ہر ادنیٰ قسم کی غفلت بھی گناہ میں داخل ہے لیکن عظیم الشان گناہ جو اس مقصدِ عظیم کے بالمقابل انسان کو اصل مقصد سے ہٹانے کے لئے پڑا ہوا ہے وہ شرک ہے۔ انسان کی پیدائش کی اصل غرض اور مقصد یہ ہے کہ وہ خدا ہی کے لئے ہو جائے اور گناہ اور اس کے محرّکات سے دُور رہے اِس لئے کہ جوں جوں بدقسمت انسان اس میں مبتلا ہوتا ہے اسی قدر اپنے اصل مُدعا سے دُور ہوتا جاتا ہے یہاں تک کہ آخر گرتے گرتے ایسی سفلی جگہ پر جا پڑتا ہے جو مصائب اور مُشکلات اور ہر قسم کی تکلیفوں اور دُکھوں کا گھر ہے جس کو جہنّم بھی کہتے ہیں۔ ... دیکھو انسان کا اگر کوئی عضو اپنی اصلی جگہ سے ہٹا دیا جائے تو کس قدر درد اور کرب پیدا ہوتا ہے۔ گناہ یہی ہوتا ہے کہ انسان اس مقصد سے جو اس کی پیدائش سے رکھا گیا ہے دُور ہٹ جاوے۔ پس اپنے محل سے ہٹنے میں صاف درد کا ہونا ضروری ہے تو شرک ایسی چیز ہے کہ جو انسان کو اس کے اصل مقصد سے ہٹا کر جہنّم کا وارث بنا دیتا ہے۔" (ملفوظات جلد سوم صـ۷۸ تا صـ۷۹)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۳ امان۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:۔

انفلوئنزا کی وجہ سے طبیعت علیل ہے

احبابِ جماعت توجہ اور التزام کے ساتھ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضور ایدہ اللہ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور ہر آن آپ کا حافظ و ناصر رہے۔ آمین

ربوہ ۱۳ امان۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔ طبیعت پہلے جیسی ہی ہے اور تاحال ناساز ہے۔

احباب بالالتزام دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ مدظلہا کو اپنے فضل سے کامل شفا عطا فرمائے۔ آمین

ربوہ ۱۳ امان۔ کل بروز جمعۃ المبارک سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ناسازئ طبع کی وجہ سے نمازِ جمعہ کے لئے جامع مسجد اقصیٰ میں تشریف نہ لا سکے حضور کے ارشاد پر نماز جمعہ محترم مولانا عبد المالک خان صاحب نے پڑھائی۔ آپ نے خطبہ جمعہ میں قرآن مجید کی آیت وَ اُزْلِفَتِ الْجَنَّۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ ۝ (الشعراء آیت ۹۱) کی تفسیر کرتے ہوئے بتایا کہ سید المعصومین سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے دُنیا کی تاریکی روشنی اور نور سے بدل گئی اور جنّت متقیوں کے قریب کر دی گئی اب تا قیامت دُنیا کی ہر ضلالت اور خرابی کا علاج نورِ محمدی ہی کے ذریعے مقدّر ہے چنانچہ اِس زمانہ میں بھی حضرت مہدئ معہود علیہ السلام کو نورِ محمدی ہی کو پھیلانے کے لئے مبعوث کیا گیا ہے اس نور کے طفیل آج بھی جنّت ہمارے قریب کر دی گئی ہے بشرطیکہ ہم صحیح معنوں میں متقی بنیں۔ آپ نے فرمایا اگر ہم اپنے دلوں میں کسی ایک نیکی پر عامل ہو جانے کا عہد کریں اور پھر اس عہد پہ مداومت اختیار کریں تو اس کے نتیجہ میں ہمیں ہزاروں مزید نیکیوں کی توفیق حاصل ہو گی اور ہمارا قدم آگے ہی آگے بڑھتا چلا جائے گا۔ یہی وہ طریق ہے جس سے جنّت کو ہم اپنے قریب کر سکتے ہیں۔

آخر میں آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحتِ کاملہ کے لئے دعائیں کرنے کی تحریک فرمائی ۔

ضروری اطلاع

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ کل مورخہ ۱۴ مارچ ۱۹۷۶ء بروز اتوار بعض ضروفیات کی وجہ سے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات نہیں ہو سکے گی

(پرائیویٹ سیکرٹری)

پبلشر: مسعود احمد ؛ پرنٹر: سید عبدالحی ؛ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ؛ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۳ امان ۱۳۵۵ ہش
۱۳ مارچ ۱۹۷۶ء

وقت کی ایک اہم ضرورت اور اس کی نشاندہی

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں محض زبانی دعویٰ ایمان اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وابستگی کے زبانی اقرار کو چنداں اہمیت نہیں دی ہے بلکہ عنداللہ حقیقی معنوں میں مومن ہونے کے لئے اللہ اور رسولؐ کی اطاعت اور اعمالِ صالحہ کی بجاآوری کو لازمی قرار دیا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اُن اعراب کو جو زبانی اقرار کی حد تک اللہ اور رسولؐ پر ایمان لے آئے تھے اور انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو زبانی طور پر اُسوۂ حسنہ تسلیم کر لیا تھا لیکن اللہ اور رسولؐ کی اطاعت سے کوسوں دُور تھے اور ان کی عملی حالت میں کوئی تبدیلی نہیں آئی تھی مومن تسلیم نہیں کیا اور ان کے متعلق قرآن مجید میں فرمایا:۔

قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا ؕ قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْۤا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِىْ قُلُوْبِكُمْ ؕ وَاِنْ تُطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَا يَلِتْكُمْ مِّنْ اَعْمَالِكُمْ شَيْـًٔا ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ (الحجرات آیت ۱۵)

ترجمہ:۔ اعراب کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے تو اُن سے کہہ دے کہ تم حقیقۃً ایمان نہیں لائے لیکن تم یہ کہو کہ ہم نے ظاہری طور پر فرمانبرداری قبول کر لی ہے۔ اور (حقیقت یہ ہے کہ) ایمان تمہارے دلوں میں داخل نہیں ہوا ہے۔ اگر تم اللہ اور رسولؐ کی اطاعت کرو گے تو وہ تمہارے اعمال میں سے کوئی عمل ضائع نہیں ہونے دے گا۔ اللہ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

چونکہ جنگلوں میں رہنے والے ان غیر متمدن عرب باشندوں کے زبانی دعویٰ ایمان کے باوجود ان کے اعمال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیش کردہ اُسوۂ حسنہ کے مطابق نہیں تھے اور وہ عملاً اطاعت کو ضروری نہیں سمجھتے تھے اس لئے اللہ تعالیٰ نے انہیں خبردار فرمایا کہ وہ یہ نہ بھول لیں کہ ان کے خلافِ اسلام اعمال اس کی نگاہ میں ہیں اور وہ ان کے زبانی دعووں کے مطابق نہیں بلکہ ان کے اعمال کے مطابق ان سے سلوک کرے گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

قُلْ اَتُعَلِّمُوْنَ اللّٰهَ بِدِيْنِكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيْمٌ ۝ يَمُنُّوْنَ عَلَيْكَ اَنْ اَسْلَمُوْا ؕ قُلْ لَّا تَمُنُّوْا عَلَىَّ اِسْلَامَكُمْ ۚ بَلِ اللّٰهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ اَنْ هَدٰٮكُمْ لِلْاِيْمَانِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌ ۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ (الحجرات آیات ۱۷ تا ۱۹)

ترجمہ:۔ تو کہہ دے کیا تم اللہ کو اپنے دین سے واقف کرتے ہو (یعنی محض زبانی اقرار کے ذریعہ ہی اللہ کو یہ بتانا چاہتے ہو کہ تم مومن ہو) حالانکہ اللہ تو اس کو بھی جانتا ہے جو آسمانوں میں ہے اور اس کو بھی جانتا ہے جو زمین میں ہے اور اللہ (اس کے سوا بھی) ہر ایک چیز کو جانتا ہے۔ یہ اپنے (زبانی طور پر) ایمان لانے کا تجھ پر احسان جتاتے ہیں تو کہہ اپنے اسلام لانے کا احسان مجھ پر نہ رکھو۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تم کو ایمان کی طرف ہدایت دینے کا تم پر احسان رکھتا ہے۔ اگر تم (دعویٰ ایمان میں) سچے ہو (تو اس حقیقت کو تسلیم کرو)۔ اللہ آسمانوں کا غیب بھی جانتا ہے اور زمین کا بھی۔ اور اللہ تمہارے (خلافِ اسلام) اعمال کو خوب دیکھ رہا ہے (یعنی یہ نہ سمجھو کہ وہ بے خبر ہے)۔

ان آیات سے ظاہر ہے کہ اعمالِ صالحہ کے بغیر محض زبانی ایمان کوئی اہمیت نہیں رکھتا۔ اصل اہمیت ایمان کے مطابق بجا لائے جانے والے اعمال کو حاصل ہے۔ اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محبت و عشق کا دعویٰ بھی اُس وقت تک محقق نہیں ہو سکتا جب تک کہ اللہ تعالیٰ اور اُخروی دن سے ملنے کی امید رکھ کر اور ذکرِ الٰہی میں مداومت اختیار کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوۂ حسنہ کی پیروی نہ کی جائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ طیبہ اور اُسوۂ حسنہ کو بیان کرنا اور ان اذکارِ مقدس کو سننا یقیناً بہت خیر و برکت کا موجب ہے۔ بشرطیکہ آپؐ کے اُسوۂ حسنہ پر عمل پیرا ہونے کی مقدور بھر کوشش بھی کی جائے کیونکہ اصل اہمیت اعمالِ صالحہ کو حاصل ہے نہ کہ محبت کے زبانی دعوے کو۔ اس حقیقت کی طرف ہفت روزہ "الاعتصام" لاہور نے اپنے ایک حالیہ شمارہ میں بہت احسن پیرایہ میں توجہ دلائی ہے۔ ہفت روزہ مذکور کے اس حقیقت افروز اداریہ کے بعض اقتباس ہم ذیل میں ہدیۂ قارئین کرتے ہیں۔ اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ رونما ہونے والے عظیم الشان اور عدیم النظیر انقلاب پر روشنی ڈالنے کے بعد ایک نہایت ہی اہم اور بنیادی سوال اُٹھایا ہے۔ چنانچہ وہ رقمطراز ہے:۔

"مسلمانوں کے لئے اپنے عظیم الشان پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) کا یہ بے مثال کارنامہ جس کی نظیر تاریخ انسانیت میں نہیں ملتی انتہائی قابلِ فخر ہے لیکن (قطع نظر بعض دوسری اہم باتوں کے) اس سلسلہ میں اصل سوال یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ انسانیت ساز کردار اس لائق ہے کہ سب مسلمان اس کو اپنائیں اور اس کو اختیار کریں یا اس کی حیثیت صرف یہ ہے کہ سال بہ سال آپؐ کی ولادت کے موقع پر آپؐ کے ان محاسن و تعلیمات کا زبانی اظہار کر کے عقیدت و تحسین کے چند پھول آپؐ کی ذاتِ گرامی کو پیش کر دیئے جائیں اور بس؟ اگر آپؐ کی سیرت صرف موضوعِ گفتار رہی ہے تو پھر ہم میں اور غیر مسلموں میں کیا فرق رہا؟ گفتار کی حد تک تو غیر مسلم بھی آپؐ کی خدمت میں خراجِ تحسین پیش کرتے ہیں اور ان کارناموں کو وہ بھی تسلیم کرتے ہیں جو جلسہ ہائے سیرت میں بیان کئے جاتے ہیں۔"

(ہفت روزہ "الاعتصام" لاہور بابت ۲۰ فروری ۱۹۷۶ء ص۳ ک۲)

"الاعتصام" نے اس اہم اور بنیادی سوال کا خود ہی جواب بھی دیا ہے اور وہ یہی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ طیبہ بیان کرنے اور ان اذکارِ مقدسہ کے سننے کا مقصد ہی یہ ہونا چاہیئے کہ بیان کرنے والے بھی اور سننے والے بھی سب ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوۂ حسنہ پر دل و جان سے عمل پیرا ہوں اور اس طرح اپنے عملی نمونہ کے ذریعہ دنیا پر اسلام کی صداقت آشکار کر کے دوسروں کو بھی اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا والہ و شیدا بنائیں اور اس طرح اسلام کو دنیا میں غالب کرنے کا وسیلہ بنیں لیکن "الاعتصام" نے اس پر مزید انتہائی غور طلب اور فکر انگیز سوالات اُٹھائے ہیں اور وہ بھی اپنی ذات میں بے انتہا اہمیت کے حامل ہیں چنانچہ وہ لکھتا ہے:۔

"اور اگر آپؐ کی سیرت اس لائق ہے کہ اس سے صرف زبان و بیان کی محفلوں کو ہی سجانے کا کام نہ لیا جائے بلکہ اس کے ساتھ ساتھ عملاً وہ سیرت و کردار بھی اپنایا جائے جس سے آپؐ نے دنیائے انسانیت کو روشناس کیا تو ہمیں بتلایا جائے کہ پھر آخر ہماری سرگرمیاں جلسہ و جلوس تک ہی محدود ہو کر کیوں رہ گئی ہیں؟ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کو اپنانے کے لئے کیوں تیار نہیں ہوتے؟ اور جس حساب سے زبانی عقیدت کا جوش و خروش ظاہر کیا جا رہا ہے اسی حساب سے ہمارا عمل و کردار پست تر کیوں ہوتا جا رہا ہے؟ آپؐ کے جشنِ ولادت پر جس حساب سے "چراغاں" کا اہتمام کیا جاتا ہے اسی حساب سے ہماری دلوں کی دنیا کیوں تاریک تر ہوتی جا رہی ہے؟ آپؐ کے محاسن و فضائل کی گونج سے ہمارے اپنے ہی کان کیوں بے بہرہ ہیں اور آپؐ کی سیرت و کردار کی اُس روشنی سے جس سے سارا عالم بقعۂ نور بنا ہماری اپنی ہی آنکھیں کیوں محروم ہیں؟" (ایضاً ص۴)

آخر میں "الاعتصام" نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوۂ حسنہ ہونے کی روشنی میں موجودہ زمانہ کی سب سے اہم ضرورت کی نشاندہی کر کے اُس ضرورت کو بہر طور پورا کرنے کی اہمیت ذہن نشین کرائی ہے۔ وہ رقمطراز ہے:۔

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جذباتی وابستگی کے مظاہرے سے کچھ بلند ہو کر سیرتِ نبویؐ کو اپنانے کی شدید ضرورت ہے۔ ہمارا ملک اخلاقی زوال کی انتہا کو پہنچ چکا ہے، کاروبارِ لات و منات عروج پر ہے، رنگ و نسل کے وہ بُت جن کو پیغمبرِ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے پاش پاش کر دیا تھا ہم نے پھر اپنے حریمِ دل کے طاقوں میں سجا لئے ہیں۔ ان حالات میں بہانگِ دہل مجمع لگا کر لوگوں کو یہ سنانا کہ ہمارے پیغمبرؐ نے یہ یہ کارنامہ سرانجام دیا جبکہ خود ہماری اپنی زندگی کا ایک ایک عمل، ایک ایک ادا اور ایک ایک حرکت پیغمبرِ اسلام کے کارناموں پر خطِ نسخ پھیر رہی ہو کونسا دانشمندانہ فعل ہے؟ اور یہ عقل و فہم کا کونسا صحیح استعمال ہے کہ نسخۂ کیمیا بھی موجود ہوا اور مریض جاں بلب بھی سامنے پڑا کراہ رہا ہو لیکن ہم اس نسخۂ کیمیا سے جاں بلب مریض کا علاج کرنے کے بجائے اس امر کا اہتمام کریں کہ (باقی صفحہ ۵ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شہریت کے حقوق سے متعلق اسلامی تعلیم

مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری سابق مبلغ مغربی افریقہ

انسانی پیدائش کی غرض وغایت اللہ تعالیٰ کا حقیقی عبد بننا اور ظلی طور اس کی صفات و اخلاق سے متصف ہو کر اس کے قرب کی ابدی جنت میں ہمیشہ کے لئے داخل ہونا ہے ظاہر ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ انسان کو اخلاق حسنہ کا پورا مجسمہ بنائے بغیر ہی جنت میں داخل کرنے کا سامان کرتا تو وہ جنت بھی فی الحقیقت جنت کہلانے کی مستحق نہ ہوتی۔ اسلئے اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ انسان کو اس حقیقی جنت کا اہل بنانے کے لئے اس کے لئے دنیا میں بھی اس کے مشابہ ایک جنت تیار کی جائے۔

اس لحاظ سے عباد الرحمان کے لئے جنت درحقیقت اسی دنیا سے شروع ہو جاتی ہے اور یہی مطلب ہے هٰذَا الَّذِیْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ کا ہے۔ پس اللہ کے بندوں پر مشتمل وہ بستی آبادیوں اور شہروں میں ان کی اجتماعی زندگی اور انفرادی طور پر باہمی میل جول اور طرز رہائش اور امن و سکون کے نظارے اُخروی اور ابدی جنت کا پرتو اور ظل ہوتے ہیں یا کم از کم اللہ تعالیٰ کا منشاء یہ ہے کہ ایسا ہو۔ بالفاظ دیگر اس دنیا کی شہری اور اجتماعی زندگی بالکل ایسی ہی ہونی چاہیئے جیسے کہ قرآن کریم کی مندرجہ ذیل آیات میں جنت کا نقشہ کھینچا گیا ہے۔ فرمایا

اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ جَنّٰتٍ
وَّعُیُوْنٍ ۔ اُدْخُلُوْهَا
بِسَلٰمٍ اٰمِنِیْنَ ۔ وَنَزَعْنَا مَا فِیْ
صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ اِخْوَانًا
عَلٰی سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِیْنَ ۔

(الحجر ع ۴)

گویا مومنوں اور متقی لوگوں کی آبادیوں میں زندگی نہایت صاف ستھری اور سادہ ہوتی ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی لگائی ہوئی نعمتوں باغ یا باغیچوں درختوں اور چشموں سے سیراب ہوتی ہیں۔ جہاں اللہ کے بندے بغیر کسی قسم کے کینے حسد اور لڑائی جھگڑے کے ہمیشہ باہمی ہمسائیگی اخوت و محبت اور تعاون اور سلامتی و سکینت سے رہتے ہیں مندرجہ بالا حقیقت کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ انسان مدنی الطبع واقع ہوا ہے نیز انسانی ضروریات و حالات بھی ایسے ہیں کہ انسان کا اپنے ہم جنس ساتھیوں سے علیحدہ رہنا اس کی زندگی اجیرن بنا دیتا ہے اس لئے ضروری تھا کہ دنیا میں شہری اور اجتماعی زندگی کو جنت کا نمونہ بنانے کے لئے انسان کی صحیح طور پر راہنمائی کی جاتی اور مناسب حال اصول مقرر کئے جاتے چنانچہ اس بارے میں اسلامی تعلیم و احکام نہایت درجہ مفید اور سب سے افضل و اعلیٰ ہیں اور ہمارے آقا و مولیٰ بانی اسلام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہؓ کے عملی نمونہ نے ان پیش کردہ سوشل یا شہری احکام کی افادیت کو نہ صرف چار چاند لگا دئے بلکہ امت کے لئے اُن پر عمل کرنا بھی آسان کر دیا ہے

قرآن کریم میں شہری اور اجتماعی زندگی یعنی اسلامی معاشرہ کے سلسلہ میں مختلف پیرایہ میں ہدایات دے کر راہنمائی فرمائی گئی ہے منجملہ ان کے اللہ تعالیٰ سورۃ الفرقان میں عباد الرحمٰن کے متعلق ہمیں بتاتا ہے کہ عباد الرحمان یعنی اللہ تعالیٰ کے بندے جہاں بھی اکٹھے مل جل کر رہیں وہ اجتماعی اور جماعتی امور میں باہمی تعاون اور محبت سے کام لیں۔ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی قدر کریں لڑائی جھگڑوں کبر و ریا دنگہ و فساد اور قتل و غارت سے کلی طور پر اجتناب کریں بخل و اسراف سے بچیں اور ہر معاملہ میں میانہ روی کے اصول کو ملحوظ رکھیں صرف ایک خدا کی عبادت کریں۔ دن رات دست باکار و دل بایار کا نمونہ بنیں اور اس کی حمد و شکر میں مصروف رہیں۔ زنا کاری جھوٹ اور جھوٹی گواہی اور عیاشی اور دیگر لغویات اور لغو بیکار اور جاہل لوگوں سے پرہیز کریں اور اپنے بیوی بچوں اور اعزاء و اقارب سے ایسا سلوک کریں اور ان کی ایسی تربیت کریں کہ سب ایک دوسرے کے لئے قرۃ العیون اور راحت کا موجب بنے رہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ سورۃ الفرقان میں فرماتا ہے:۔

وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِیْنَ
یَمْشُوْنَ عَلَی الْاَرْضِ
هَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ
الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا
وَالَّذِیْنَ یَبِیْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ
سُجَّدًا وَّقِیَامًا ....
وَالَّذِیْنَ اِذَاۤ اَنْفَقُوْا
لَمْ یُسْرِفُوْا وَلَمْ
یَقْتُرُوْا وَكَانَ بَیْنَ
ذٰلِكَ قَوَامًا ۔ وَالَّذِیْنَ
لَا یَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ
اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا یَقْتُلُوْنَ
النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ
اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا
یَزْنُوْنَ ۔ وَمَنْ یَّفْعَلْ
ذٰلِكَ یَلْقَ اَثَامًا ....
وَالَّذِیْنَ لَا یَشْهَدُوْنَ
الزُّوْرَ ۔ وَاِذَا مَرُّوْا
بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا
وَالَّذِیْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِاٰیٰتِ
رَبِّهِمْ لَمْ یَخِرُّوْا
عَلَیْهَا صُمًّا وَّعُمْیَانًا ۔
وَالَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا
هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا
وَذُرِّیّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْیُنٍ
وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ
اِمَامًا ۔

یعنی اے لوگو رحمٰن کے سچے بندوں کے معاشرہ اور ان کی پسندیدہ اور رحمت نما آبادیوں کی یہ پہچان ہوتی ہے کہ ان میں رہائش پذیر یہ بندے اکڑبازی نہیں دکھاتے نہ خدا کے سامنے اور نہ اس کی مخلوق کے مقابل پر بلکہ وہ عاجزانہ راہیں اختیار کرتے ہیں اور اگر کبھی جاہل لوگ اپنی جہالت کی وجہ سے ان کے ساتھ ترش کلامی یا کسی قسم کی زیادتی کریں تو وہ یونہی بے موقعہ لڑنے مارنے پہ نہیں اُتر آتے بلکہ صبر اور کنارہ کشی سے کام لیکر ایسے لوگوں کی ہدایت و سلامتی اور بہتری کے لئے دعا کرتے ہیں اُن کا اصلی مقصد اپنے رب کے حضور گرے رہنا اور اس کی تسبیح میں مصروف رہنا ہوتا ہے وہ بخل اور اسراف جیسی برائیوں سے اجتناب کرتے ایک دوسرے کی مدد کرتے اور میانہ روی اختیار کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو بھی قولی یا فعلی طور پر شریک نہیں ٹھہراتے اور قتل و غارت یا باہمی تنازعات اور جدال سے بھی پرہیز کرتے ہیں۔ حکومت وقت سے وہ پورا پورا تعاون کرتے اور زنا جھوٹ جھوٹی گواہی انانیت عیاشی وغیرہ کے لوازمات اور ہر قسم کی لغویات سے بھی دُور رہتے ہیں گویا اُن کا معاشرہ ہر لحاظ سے ایک پُر سکون صالح اور پاک معاشرہ ہوتا ہے جہاں وہ نہایت با اخلاق باوقار باعزت اور باخدا شہری بن کر رہتے ہیں۔ اسی طرح ان کی گھریلو زندگی بھی ایسی عمدہ اور پُر لطف ہوتی ہے کہ ان کے بیوی بچے والدین عزیز رشتہ دار سب ایک دوسرے کے لئے قرۃ عین راحت و سکون اور آرام کا موجب ہوتے ہیں اور اپنے اپنے کردار اور تقویٰ و خدا ترسی میں وہ سب نہایت اعلیٰ اور قابل تقلید نمونہ بن کر باہم زندگی گزارتے ہیں۔

ترقی پذیر معاشرے اور پُر سکون شہری زندگی کے لئے یہ نہایت ضروری ہے کہ معاشرے کا ہر فرد انسانی ہمدردی اور بہبودی کے جذبات سے سرشار ہو اور اپنے ماحول میں کسی شخص پر اپنی زبان ہاتھ اور دیگر جوارح سے کسی قسم کی زیادتی اور ظلم نہ کرے اور سب و شتم اور بے جا ترشی سے بکلی پرہیز کرے نیز حقدار کے حق کی ادائیگی میں ذرہ بھر بھی کوتاہی واقعہ نہ ہونے دے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے قُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا (بقرہ ۸۴) کہ لوگوں سے نرمی ملاطفت اور اور شائستگی سے گفتگو کیا کرو پھر فرمایا قُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّیِّنًا (طٰہٰ ۴۵) یعنی باہمی تبادلہ خیالات کے موقعہ پر حتی الوسع نرمی محبت اور لطف کا پہلو اختیار کرو اسی طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ مبارکہ کے ذکر میں فرمایا:۔

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ
لَهُمْ ۔ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا
غَلِیْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا
مِنْ حَوْلِكَ (آل عمران ۱۶۰)

یعنی اس عظیم رحمت کی وجہ سے جو اللہ تعالیٰ نے تجھے بخشی ہے تو ان کے لئے نرم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وضح ہوا ہے اور اگر تو بد خلق اور سخت
دل ہوتا تو یہ لوگ تیرے گرد سے تتر بتر
ہو جاتے نیز فرمایا:۔

وَلَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ
وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ
(الحجرات ۱۲)

کہ ایک دوسرے پر طعن و تشنیع نہ کیا کرو اور نہ ایک دوسرے کو بُرے ناموں سے یاد کیا کرو
اسلامی معاشرے کو پاک اور پُرسکون دیکھنے کے لئے حدیث شریف میں بھی حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمان موجود ہے۔ فرمایا

المؤمن لیس بلعّان
ولا شتّام۔

کہ یہ مومن کی شان سے بعید ہے کہ وہ لعن طعن اور گالی گلوچ کرنے والا ہو۔ خود حضور کا اسوۂ مبارک اس بارے میں یہ ہے کہ:۔

لم یکن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم سبّابًا ولا
فحّاشًا ولا لعّانًا
(بخاری کتاب الادب)

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے کبھی کوئی بُرے فحش اور لعنت ملامت کرنے والے الفاظ نہیں نکلے۔ اسی طرح ہر چھوٹے بڑے کا حسب مراتب احترام اور خیال رکھنے کے بارے میں حضورؐ نے فرمایا

من لم یرحم صغیرنا
ولم یعرف شرف
کبیرنا فلیس منّا۔

کہ جو شخص اپنے سے چھوٹوں اور کم درجہ کے لوگوں اور اپنے ماتحتوں سے رحم و کرم اور نرمی کا برتاؤ نہیں کرتا اور جو شخص اپنے سے عمر میں اور درجہ مقام یا دولت کے لحاظ سے بڑوں کے مقام کو تسلیم نہیں کرتا اور ان کی توقیر و تکریم نہیں کرتا اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں۔ حضرت انسؓ جو حضور کے خادم خاص تھے فرماتے ہیں:۔

خدمت النبی صلی اللہ
علیہ وسلم عشر سنین
فما قال لی اُفٍّ ولا لِمَ
صنعتَ ولم لا صنعتَ
(بخاری کتاب الادب)

کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بطور خادم دس برس گزارے ہیں اس عرصہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی مجھے اُف تک نہیں کہا اور نہ یہ کہا کہ یہ کام کیوں کیا اور یہ کیوں نہیں کیا۔

ایک دوسرے کے درمیان پیار و محبت بڑھانے اور بشاشت قائم رکھنے کے لئے حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے امت کے ہر فرد پر واجب قرار دیا کہ وہ بوقت ملاقات بلکہ راہ چلتے ہوئے بھی ہر ایک کو السلام علیکم کہے چنانچہ فرمایا:۔

سلّم علی من تعرف
ومن لا تعرف

نیز فرمایا:۔

یسلّم الراکب علی الماشی والماشی
علی القاعد والقلیل
علی الکثیر

کہ سوار پیدل چلنے والے کو سلام کرنے میں پہل کرے اور چلنے والا کھڑے یا بیٹھے ہوئے کو سلام کرے اور تعداد میں کم لوگ اکثریت کو سلام کرنے میں پہل کریں۔ ظاہر ہے کہ اسلامی معاشرہ کے آداب کا یہ حصہ بھی دیگر آداب کی طرح نہایت پُرحکمت ہے اور باہمی محبت میل جول اخوت و ہمدردی اور آپس میں ربط و تعلق بڑھانے اور نفرت و اجنبیت کے ماحول کو ختم کرنے کا موجب ہے۔

اسی طرح معاشرہ کے ہر فرد میں عزت نفس کے قیام سستی اور کاہلی کی دوری اور اپنی ذمہ داری کے احساس کے لئے حضورؐ نے بھیک مانگنے سے منع فرماتے ہوئے فرمایا:۔

الید العلیا خیر من
الید السفلی وابدأ
بمن تعول ومن یستعفف
یعفّہ اللہ ومن یستغن
یغنہ اللہ

یعنی اوپر والا ہاتھ (جو دیتا ہے) نیچے والے ہاتھ (لینے والے) سے بہتر ہے اور صدقہ کی ابتداء اس شخص سے کرو جو تمہارے عیال میں ہو اور عمدہ صدقہ وہ ہے اور جو شخص سوال سے بچے گا۔ اللہ اسے بچائے گا۔ اور جو شخص بے پرواہ رہے گا اسے بے پرواہ کر دیگا
نیز فرمایا:۔

والذی نفسی بیدہ لان
یاخذ احدکم حبلہ
فیحتطب علی ظہرہ
خیر لہ من ان یاتی
رجلا فیسالہ اعطاہ
او منعہ (بخاری)

قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے یہ بات کہ کوئی شخص تم میں سے رسی لے کر لکڑی توڑے اور اپنی پیٹھ پر لاد کر لائے تو یہ اس کے لئے اس بات سے بہتر ہے کہ کسی شخص کے پاس جا کر سوال کرے اور وہ اس کو دے یا نہ دے۔

پُرسکون اور ترقی پذیر شہریت کے لئے حقوق العباد کی صحیح طور پر ادائیگی بھی نہایت ضروری ہے اسی بارے میں قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا
تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا
وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا
وَّبِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى
وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِي
الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ
وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ
وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ
وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ۭ
اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ
كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرَا
(النساء ۳۷)

اور تم اللہ کی عبادت کرو اور کسی چیز کو اس کا شریک نہ بناؤ اور والدین کے ساتھ بہت احسان کرو نیز رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ اور اسی طرح رشتہ دار ہمسایوں اور بے تعلق ہمسایوں اور پہلو میں بیٹھنے والے لوگوں اور مسافروں اور جن کے تم مالک ہو ان کے ساتھ بھی اور جو متکبر اور اترانے والے ہوں انہیں اللہ ہرگز پسند نہیں کرتا
اس آیت میں حقوق اللہ کی ادائیگی کے بعد والدین بیوی بچوں اور دیگر رشتہ داروں اور غرباء اور ہمسایوں اور مسافروں سے خاص طور پر حسن سلوک کرنے کا ارشاد ہے۔ ظاہر ہے کہ اس فرمان خداوندی کی موجودگی اور اس پر عمل کی صورت میں اسلامی معاشرہ میں لازماً یہ کہ ہر ایک کی ضروریات زندگی پوری ہو جاتی ہیں بلکہ جملہ جرائم مثلاً چوری ڈاکہ زنی قتل و غارت وغیرہ سے بھی اسلامی سوسائٹی حتمی طور پر محفوظ رہتی ہے۔

یتیموں اور مساکین کی خبر گیری اور کے متعلق حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے

انا وکافل الیتیم کھاتین
فی الجنۃ۔

حضورؐ نے اپنی دو انگلیوں کو باہم جوڑ کر فرمایا کہ میں اور یتیم کا کفیل جنت میں اس طرح اکٹھے ہوں گے اسی طرح ہمسایوں کے حقوق کے متعلق فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمسائیگی کے حق کی ادائیگی کے متعلق مجھے اس قدر تاکید فرمائی ہے۔ کہ میں نے خیال کیا کہ ہمسایہ کو ورثاء میں شامل کر دیا جائے گا
نیز فرمایا:۔

من یؤمن باللہ والیوم
الآخر فلا یؤذ جارہ
ومن کان یؤمن باللہ
والیوم الآخر فلیکرم
ضیفہ ومن کان یؤمن
باللہ والیوم الآخر
فلیقل خیرا او لیصمت
(بخاری کتاب الادب)

یعنی جو شخص اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہیئے کہ اپنے پڑوسی کو کوئی تکلیف نہ دے اور جو شخص اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے مہمان کی خاطر کرے اور جو شخص اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہیئے کہ بات کہے تو اچھی کہے ورنہ خاموش رہے۔

دعائے مغفرت

میرے خسر محترم الحاج چوہدری غلام جیلانی خان صاحب ریٹائرڈ سب پوسٹ ماسٹر سکنہ پنام ضلع ہوشیارپور مشرقی پنجاب حال موضع دن چک نمبر ۸۹ ج ب ضلع لائلپور تقریباً دو ہفتہ کی علالت کے بعد کراچی میں مورخہ ۵ مارچ ۱۹۷۶ء رات گیارہ بجکر بیس منٹ پر اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ اِنّا للّٰہ و انّا الیہ راجعون۔

اُن کے فرزند برادرم عزیزم نصیر احمد خان صاحب اُن کی میت لے کر ۷ مارچ ربوہ پہنچے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اسی روز بعد نماز عصر نماز جنازہ پڑھائی۔ اور موصی ہونے کی وجہ سے بہشتی مقبرہ میں دفن کئے گئے قبر تیار ہونے پر صوفی غلام محمد صاحب نے دعا کرائی

مرحوم احمدیت کے فدائی تھے اور ہر موقع پر تبلیغ کا پہلو نکال کر بات چیت کرتے تھے ۱۹۲۲ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ نماز با جماعت بالالتزام ادا کرتے تھے۔ تہجد خاص اہتمام سے پڑھتے اور بہت دعا گو بزرگ تھے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے قرب میں بلند درجات عطا فرماتے ہوئے سب پسماندگان کو صبر جمیل کیساتھ اُن کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(میجر عبد القادر خان ہیڈ ماسٹر دارالرحمت شرقی ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رپورٹ مثالی وقارِ عمل مورخہ ۱۵ تبلیغ ۱۳۵۵ہش

۱۵ تبلیغ کے دن کو مثالی وقارِ عمل کے دن کے طور پر منانے کے لئے پاکستان بھر کی مجالس خدام الاحمدیہ کو عموماً اور ۳۸ بڑی مجالس کو خصوصاً تحریک کی گئی۔

اس سلسلے میں تمام مجالس کو ایک سرکلر کے ذریعہ وقارِ عمل کے متعلق سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کے ارشادات بھجوانے کے ساتھ ساتھ ۱۵ تبلیغ کے دن کو وقارِ عمل کا خصوصی دن مقرر کیا گیا۔ بڑی مجالس کو اس سرکلر کے بعد تین یاددہانیاں کروائی گئیں۔ علاوہ ازیں ۱۵ تبلیغ وقارِ عمل کے دن کا اعلان کروانے کے علاوہ آخری تاریخوں میں الفضل میں اعلان شائع کروایا گیا۔

الحمد للہ کہ مجالس میں اس کا بہت اچھا اثر ہوا اور اب تک ۳۲ مجالس کی طرف سے خصوصی رپورٹس مل چکی ہیں اور ابھی یہ سلسلہ جاری ہے اور ان میں سے بعض مجالس نے تو انتہائی مثالی کام کر کے غیروں سے بھی اپنی تعریف کروائی۔ لائل پور کے تین مقامی اخباروں نے ان کے وقارِ عمل کی رپورٹ شائع کر کے ان کے کام کو سراہا۔

جن مجالس کی رپورٹ اب تک مل چکی ہے ان کے نام مندرجہ ذیل ہیں:۔

(۱) مجلس لائل پور (۲) سرگودھا ضلع ۹ مجالس (۳) ضلع لاڑکانہ ۸ مجالس (۴) ڈرگ روڈ کراچی (۵) مارٹن روڈ کراچی (۶) سوسائٹی کراچی (۷) صدر کراچی (۸) ناظم آباد کراچی (۹) شورکوٹ روڈ (۱۰) چک چھٹہ (۱۱) ۵۶۳/ب ضلع جھنگ (۱۲) راجن پور (۱۳) دنیا پور (۱۴) ۶/۱۱۔ایل ساہیوال (۱۵) میرپور خاص (۱۶) حیدرآباد (۱۷) راولپنڈی صدر مسجد نور۔

(مہتمم وقارِ عمل مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

تربیتی کلاس

خدام مرکزی تربیتی کلاس میں کثرت سے شرکت فرمائیں۔ کلاس ۱۶ اپریل تا ۲۹ اپریل ایوانِ محمود میں منعقد ہوگی۔ (ناظم اعلیٰ تربیتی کلاس)

اعلان دارالقضاء

مکرم عبدالرحمٰن صاحب عزیز مدرس ایم۔سی۔ماڈل سکول پاکپتن ضلع ساہیوال نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم چوہدری فتح محمد صاحب ولد میاں عمر بخش صاحب وفات پا چکے ہیں۔ قطعہ ۱۸/۸ واقع محلہ دارالنصر والد صاحب مرحوم کے نام الاٹ ہے۔

استدعا ہے کہ پلاٹ مذکورہ بالا میرے اور درج ذیل وارثان کے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمائیں۔ (۱) بھاگ بھری صاحبہ بیوہ (۲) چوہدری عبدالرحیم صاحب پسر مرحوم (۳) رشیدہ بی بی صاحبہ (۴) آمنہ بیگم صاحبہ (۵) امۃ الرحمٰن صاحبہ (۶) امۃ القدیر صاحبہ دختران مرحوم۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دارالقضاء۔ ربوہ)

شکریۂ احباب اور درخواست دُعا

۲۰ فروری ۱۹۷۶ء کو خاکسار کی منجھلی ہمشیرہ محترمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ اہلیہ بابو غلام رسول صاحب مرحوم (چیف گڈز کلرک) کچھ عرصہ بیمار رہ کر وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُون۔

مرحومہ نہایت نیک، ہمدرد، مخلص احمدی اور صابرہ شاکرہ خاتون تھیں۔ موصیہ تھیں۔ مرحومہ کا جنازہ اسی روز لاہور سے ربوہ لایا گیا۔ مکرم مولوی حکیم خورشید احمد صاحب صدر عمومی نے نماز جنازہ پڑھائی۔ مغرب کی نماز کے بعد مرحومہ کو مقبرہ بہشتی میں دفن کر دیا گیا۔ ان کی وفات پر بہت سے احباب نے اظہارِ ہمدردی فرمایا ہے۔ میں ان سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں نیز درخواست کرتا ہوں کہ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات کو بلند فرماوے اور لواحقین کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا فرماوے۔ آمین

عطاء الرحمٰن چغتائی

سیکرٹری جماعت احمدیہ ماڈل ٹاؤن۔ لاہور

اشاعتِ اسلام کے لئے مخلصانہ پیشکش

(قسط نمبر ۲۴)

۱۔ مکرم خواجہ رشید احمد صاحب ٹرنک بازار سیالکوٹ ۱۰۰۰/-
۲۔ " جلال دین صاحب شاد پورن نگر " ۱۰۰۰/-
۳۔ " ڈاکٹر خواجہ تنویر احمد صاحب " ۱۰۰۰/-
۴۔ " میاں سلیم اختر صاحب میانہ پورہ " ۱۱۰۰/-
۵۔ " ملک محمد یوسف صاحب آڑھتی پسرور ضلع " ۱۰۰۰/-
۶۔ " چوہدری شریف احمد صاحب ڈسکہ " " ۱۰۰۰/-
۷۔ " غلام رسول صاحب رلیوکے " " ۱۰۰۰/-
۸۔ " روشن دین صاحب چک ۲۵۱ ستھیالی کلاں ضلع شیخوپورہ ۱۰۰۰/-
۹۔ " محمد دین صاحب آنبہ کالیہ " " ۱۰۱۰/-
۱۰۔ " عبدالرشید صاحب چوڑہ سگھر " " ۱۰۰۵/-
۱۱۔ " حاجی عیسیٰ صاحب بمعہ لواحقین آنبہ کالیہ " " ۱۰۱۰/-
۱۲۔ " چوہدری عبدالرشید صاحب بٹر کرتو " " ۱۰۰۰/-
۱۳۔ " شیخ محمد صدیق صاحب کوٹ رحمت خاں " " ۱۰۰۰/-

(وکیل المال اول تحریک جدید)

جلسہ تقسیم اسناد و انعامات

جامعہ نصرت (برائے خواتین) ربوہ کا سالانہ جلسہ تقسیم اسناد و انعامات مورخہ ۱۵ مارچ ۱۹۷۶ء بوقت ۱۰ بجے صبح لجنہ ہال میں منعقد ہوگا جس میں ۷۲-۱۹۷۱ء، ۷۳-۷۲ء اور ۷۴-۷۳ء میں پاس ہونے والی طالبات میں اسناد تقسیم کی جائیں گی۔ تمام ڈگری لینے والی طالبات ۱۴ مارچ بوقت ۴ بجے شام ریہرسل کے لئے کالج میں پہنچ جائیں۔ ریہرسل میں شامل نہ ہونے والی طالبات کو ڈگری نہیں دی جائے گی۔

وہ طالبات جنہوں نے گاؤن اور ہڈز کالج سے لینے ہوں وہ ۱۲ مارچ تک ہمیں اطلاع دیں تاکہ مطلوبہ تعداد کے مطابق بندوبست کیا جا سکے۔

۱۵ مارچ کو ۲ بجے سہ پہر مجلس طالباتِ قدیم کی سالانہ تقریب بھی جامعہ نصرت میں منعقد ہوگی۔

(پرنسپل)

درخواست ہائے دعا

۱۔ آجکل سیکنڈری بورڈ میٹرک کا امتحان ہو رہا ہے جس میں میری لڑکی عزیزہ مبشرہ امتحان دے رہی ہے۔ عزیزہ جب پرچہ دے کر واپس آتی ہے تو اس کو تیز بخار ہوتا ہے جس کی وجہ سے ہم سب پریشان ہیں اور دن بدن کمزور ہو رہی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس کو جلد از جلد شفا عطا فرما کر امتحان میں اعلیٰ کامیابی عطا فرمائے۔ (محمد اعظم بوتالوی ربوہ)

۲۔ میری والدہ محترمہ عرصہ چار ماہ سے دل کے عارضہ سے بیمار چلی آرہی ہیں احباب ان کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا فرمائیں۔ (محمد یحییٰ خان جان بلڈنگ نزد سوئیکارنو بازار مغلپورہ)

اداریہ (بقیہ صفحہ ۲)

زیادہ سے زیادہ لوگوں کا اجتماع کر کے ہم ان کے سامنے اس نسخہ کیمیا کے وہ اثرات و نتائج اور فوائد بیان کریں جو آج سے چودہ سو سال قبل جاں بلب قوم کو اس کے استعمال سے حاصل ہوئے تھے۔ ہماری اس حرکت سے دنیا یا تو ہمیں ہی احمق تصور کرے گی یا پھر ان کارناموں کو ہی داستان طرازی سمجھے گی جو ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے ضمن میں بیان کریں گے۔ بہرحال اخلاقی انحطاط سے دوچار قوم کو سیرت گوئی کی نہیں سیرت سازی کی ضرورت ہے۔"

("الاعتصام" ۲۰ فروری ۱۹۷۶ء صفحہ ۴)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گھوڑوں کے بارہ میں ایک روایت

علامہ محمد بن عبدالباقی الزرقانی اپنی کتاب میں جو علامہ قسطلانی کی کتاب المواہب اللدنیہ کی شرح ہے تحریر فرماتے ہیں :-

"قال ابن بطالٍ معلوم ان المدینه لم تخل من اناث الخیل ولم تنقل عن النّبی صلی اللّٰه علیه وسلم ولا جملة اصحابه انهم رکبوا غیر الفحول الّا ما ذکر عن سعد بن ابی وقاص قال فی الفتح کذا قال هو محلّ توقّف وقد روی الدار القطنی ان فرس المقداد کان انثی وفی البخاری عن راشد بن سعد الدمشقی التابعی الوسط قال کان السلف یستحبّون الفحولة لانها اجرٰی واجر وروی الولید بن مسلم فی الجهاد عن عبادة بن نسی وابن محیریز انهم کانوا یستحبّون اناث الخیل فی الغارات والبیات ولما خفی من امور الحرب ویستحبّون الفحول فی الصفوف والحصون ولما ظهر امور الحرب وروی عن خالد بن الولید انّه کان لا یقاتل الّا علٰی انثٰی لانّها تدفع البول وهی اقلّ صهیلاً والفحل یحبسه فی جریه حتّٰی ینفتق ویوذی بصهیله"

(شرح المواہب اللدنیہ جزء ثالث صفحہ ۲۸۸)

ترجمہ :- ابن بطال کا بیان ہے کہ مدینہ میں گھوڑیاں موجود تھیں مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہؓ کے متعلق یہ روایت ہے کہ وہ گھوڑوں پر ہی سوار ہوتے تھے سوائے سعد بن ابی وقاصؓ کی روایت کے جو فتح (مکہ) کے متعلق ہے۔ ابن بطال کہتے ہیں کہ یہ روایت محل توقف میں ہے۔ دارقطنی کی روایت ہے کہ مقداد کے پاس گھوڑی تھی (مقدادؓ وہی صحابی ہیں جنہوں نے بدر میں دائیں اور بائیں لڑنے کا ذکر کیا تھا) بخاری میں ہے کہ راشد بن سعد تابعی کا بیان ہے کہ سلف نر گھوڑا پسند کرتے تھے کیونکہ وہ زیادہ تیز اور زیادہ بہادر ہوتا ہے اور ولید بن مسلم کی روایت ہے کہ سلف فوری حملوں اور شبخون اور مخفی لڑائی کے وقت گھوڑیاں پسند کرتے تھے اور صفوں میں لڑائی کے وقت اور قلعوں سے مقابلہ کے وقت اور کھلی لڑائی کے وقت گھوڑے پسند کرتے تھے۔ اور حضرت خالدؓ بن ولید کے متعلق روایت ہے کہ وہ ہمیشہ گھوڑی پر ہی لڑائی کرتے کیونکہ گھوڑی پیشاب پھینک دیتی ہے اور کم ہنہناتی ہے مگر گھوڑا دوڑتے ہوئے پیشاب روک لیتا ہے حتّٰی کہ وہ پھٹنے لگتا ہے۔ اور گھوڑا اپنی آواز سے تکلیف دیتا ہے

(از طرف خیل للرحمٰن ربوہ)

اعلاناتِ نکاح

(۱) خاکسار کے بڑے بھائی مکرم چوہدری مجید احمد صاحب ابن مکرم چوہدری برکت علی صاحب چک نمبر ۵۶۵ گ ب تحصیل جڑانوالہ ضلع لائلپور کا نکاح ہمراہ محترمہ امۃ السلام فرح صاحبہ بنت مکرم چوہدری عبدالمنان صاحب انور ساکن کنری پاک ضلع تھرپارکر (سندھ) مورخہ ۳۰ دسمبر ۱۹۷۵ء بروز منگل مبلغ اڑھائی ہزار روپیہ حق مہر پر محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے پڑھا۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے رحمتوں اور برکتوں کا موجب بنائے۔ آمین

(حفیظ احمد شاہد مربی سلسلہ نواب شاہ (سندھ)

(۲) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر ۲۶ فروری ۱۹۷۶ء بروز جمعرات بعد نماز عصر مسجد مبارک ربوہ میں محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب نے خاکسار کی ہمشیرہ امۃ الجمیل صاحبہ بنت چوہدری نور محمد صاحب چٹھہ چک 563 گ ب گوریوالہ ضلع ملتان کا نکاح چوہدری محمد سعید اللہ صاحب ابن مکرم چوہدری محمد عبداللہ صاحب آف چک چھور مسٹ ۱۱ سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ کے ساتھ بعوض آٹھ ہزار روپیہ حق مہر پڑھا۔

احباب جماعت سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔

(محمد غضنفر چٹھہ متعلم درجہ ثالثہ جامعہ احمدیہ۔ ربوہ)

خیل للرحمٰن مرکزیہ کے زیرِ انتظام

ربوہ میں پانچواں گھوڑ دوڑ ٹورنامنٹ شروع ہوگیا

ربوہ ۱۲ مارچ۔ خیل للرحمٰن مرکزیہ کے زیرِ انتظام منعقد ہونے والا پانچواں گھوڑ دوڑ ٹورنامنٹ آج یہاں اپنی مخصوص روایات کے مطابق شروع ہوگیا۔ اس کے افتتاح کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں درخواست کی گئی تھی مگر حضور علالتِ طبع کے باعث تشریف نہ لا سکے حضور کے ارشاد پر گذشتہ سال کے نیزہ بازی کے چیمپئن مکرم چوہدری سید احمد صاحب کاہلوں (۳۳۲ ج ب ڈھنی ضلع لائلپور) نے اس ٹورنامنٹ کا افتتاح فرمایا۔ کارروائی کا آغاز تلاوتِ کلام پاک سے ہوا جو مکرم قاری محمد عاشق صاحب نے کی۔ تلاوت کے بعد مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب نے پہلے کلامِ محمود میں سے پانچ اشعار سُنائے اور اس کے بعد اپنے پانچ اشعار سُنائے جو اس تقریب کے لئے آپ نے کہے تھے۔ بعدہٗ مکرم چوہدری سید احمد صاحب کاہلوں نے ٹورنامنٹ کا افتتاح کرتے ہوئے دعا کرائی۔

افتتاح کے وقت تک پنجاب بھر سے ۱۰۵ گھوڑے ربوہ پہنچ چکے تھے۔ یہ ٹورنامنٹ ۱۳ اور ۱۴ مارچ کو بھی جاری رہے گا۔ آخری روز بعد نماز ظہر دو بجے فائنل مقابلے ہوں گے جن کے بعد تقسیم انعامات کی تقریب منعقد ہوگی، انشاء اللہ تعالیٰ۔

ضروری اعلان

بعض جماعتوں کی طرف سے جلسہ یوم مصلح موعودؓ کی رپورٹیں تاحال موصول نہیں ہوئیں سیکرٹریان اصلاح وارشاد نظارت ہذا کو جلد از جلد رپورٹیں بھجوائیں۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

اجلاس طلبائے سابق جامعہ احمدیہ

مورخہ ۲۵ امان (مطابق ۲۵ مارچ ۱۹۷۶ء) بروز جمعرات ساڑھے آٹھ بجے شب جامعہ احمدیہ کے ہال میں مجلس طلبائے سابق جامعہ احمدیہ (OLD BOYS) کا اہم اجلاس ہوگا جس میں عہدیداران کا انتخاب ہوگا۔ جملہ طلبائے سابق سے اجلاس میں شمولیت کی درخواست ہے۔

(صدر مجلس طلبائے سابق جامعہ احمدیہ)

درخواستہائے دعا

میری صحت وجع المفاصل، بواسیر اور ہرنیا کے درد کی وجہ سے خراب رہتی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ کامل وعاجل صحت عطا فرمائے اور بیش از پیش خدماتِ دینیہ بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(چوہدری عنایت اللہ احمدی سابق مبلغ مشرقی افریقہ حال مربی سلسلہ ڈیرہ غازیخاں)

(۲) محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد ابراہیم صاحب چک ۵۶۳ ضلع لائل پور اولاد سے محروم ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں نیک اور عمر پانے والی اولاد عطا فرمائے۔

(امۃ اللطیف۔ ربوہ)

اعلانِ تعطیل

یومِ میلاد النبیؐ کی تقریب پر ۱۵ مارچ ۱۹۷۶ء بروز سوموار دفتر الفضل میں تعطیل ہوگی اس روز پرچہ شائع نہیں ہوگا۔ قارئینِ کرام و ایجنٹ صاحبان مطلع رہیں۔

(مینجر الفضل ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴